بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم رسنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۹ ظہور ۱۳۴۶ ہش ۔ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۹ اگست ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۹۳

اخبار احمدیہ

—۰ ربوہ ۲۸ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

—۰ مکرم مولوی روشن دین صاحب نیروبی (مشرقی افریقہ) سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی جلال الدین قمر صاحب اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ ہر دو مبلغین اسلام ۶ اگست کو ربوہ سے عازم مشرقی افریقہ ہوئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ان کو بیش از بیش خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

—۰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے واپسی کے بعد مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۷ء کو بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں مکرم ظفر اقبال صاحب سیفی ابن مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کا نکاح عزیزہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

صدر صاحبان مجالس موصیان کا انتخاب

امراء حضرات اور مربیان کرام فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے امراء کرام اور مربیان سلسلہ کی ذمہ داری ٹھہرائی ہے کہ ہر جماعت جہاں پر دو یا دو سے زیادہ موصی ہیں۔ وہاں پر صدر مجلس موصیان کا انتخاب کرایا جائے۔ دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک کافی جماعتوں میں ایسا انتخاب نہیں ہوا۔ امراء اضلاع فوری طور پر اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز عنقریب صدر صاحبان موصیان کے لئے پروگرام کا اعلان فرمانے والے ہیں امراء اضلاع کے نام دفتر بہشتی مقبرہ سے علیحدہ چٹھی بھی بھجوائی جا رہی ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اُس کے لئے صدق دکھایا جائے۔

جب تک انسان خالص خدا تعالےٰ ہی کیلئے نہیں ہوجاتا صدق و اخلاص کا رنگ پیدا نہیں ہوتا

"خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھایا جائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قُرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی۔ ابراہیم وہ ابراہیم ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی۔ بُت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالےٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بُت ہے اور اس قدر بُت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بُت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالےٰ ہی کے لئے نہیں ہوجاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کی آواز اس وقت آئی جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کیلئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالےٰ نے اس کے بیٹے کو بچا لیا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲۹، ۴۳۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۶۷ء

امن کے قیام کیلئے آٹھ اسلامی احکام

(۷)

بین الاقوامی تعلقات اور اخلاق } چوتھے حکم سے متعلق اسلام کا پانچواں حکم بھی ہے جس کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

پانچویں بین الاقوامی تعلقات کو اخلاق کی بنیادوں پر اسلام نے قائم کیا ہے۔ اس لئے اسلام کے نزدیک کوئی طاقت خواہ روس جتنی خواہ امریکہ جتنی طاقتور کیوں نہ ہو اسے ویٹو کا حق نہیں ملنا چاہیئے۔ بین الاقوامی تعلقات اخلاق پر مبنی ہونے چاہئیں اور کسی قوم کی طاقت زائد حقوق کا حقدار اسے نہیں بناتی۔

اس زمانہ میں اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ بین الاقوامی تعلقات میں اخلاق کا کوئی حصہ نہیں تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر اقوام میں یہ میکیاولی اصول جڑ پکڑ گئے ہیں اور جس طرح بھی ہو سکے اقتدار پر قبضہ کرنے اور اس قبضہ کو قائم رکھنے بلکہ اس کو وسیع تر کرنے کے لئے کسی اخلاقی پابندی کی ضرورت نہیں۔ میکیاولی اصول سیاست یہ ہے کہ اقتدار حاصل کرنے اور اقتدار کو قائم رکھنے اور دوسری اقوام سے نپٹنے کے لئے اخلاق کو درمیان میں نہیں لانا چاہیئے۔ یہی اصول ہیں جن کو ہندو سیاست دان چانکیہ نے پیش کیا ہے۔

ان لوگوں کے نزدیک اخلاق کی پابندی ضروری نہیں بلکہ جس طرح سے بھی ہو اپنا کام نکال لینا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی اصول ہیں جنہوں نے دنیا میں مختلف اقوام کو باہم نبرد آزما کر رکھا ہے۔ جس طرح ایک بدنیت زمیندار کوشش کرتا ہے کہ دھوکے یا فریب یا طاقت سے دوسرے کی اراضی اپنے کھیت میں شامل کر لے۔ اسی طرح اقوام بھی طرح طرح کے بہانوں سے دوسروں کی ملکیت اپنی مملکت میں شامل کر لینے میں کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ اسی طرح یہ خیال پرورش پا گیا ہے کہ بین الاقوامی سیاست میں اخلاق نہیں بلکہ چالاکی کی ضرورت ہے۔ اگر مختلف اقوام اخلاقی بنیادوں پر اپنے باہمی معاملات طے کر لیا کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا بلکہ سمجھا جاتا ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں اخلاق کی کوئی وقعت نہیں۔ بلکہ یہاں چالاکی اور مکر و فریب ہی کام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ انفرادی طور پر بھی اخلاق کی قدر و قیمت گھٹ گئی ہے۔ جس طرح اقوام ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آنے کی ضرورت نہیں سمجھتیں اسی طرح افراد بھی باہمی معاملات میں اخلاق سے مبرا ہوتے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہی اخلاق جو ایک دوسرے فرد سے برت کر صحت مند معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ اسی طرح اقوام کے درمیان بھی اخلاق ہی ایسے تعلقات کا منبع بن سکتا ہے۔ جو دنیا کو بین الاقوامی تنازعات سے پاک رکھ سکتا ہے۔

جو اقوام جھوٹ بول کر دوسری اقوام سے فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ ان اقوام کے افراد بھی جھوٹ بولنے کو معمولی بات سمجھنے لگتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ایسے معاشرہ کو جو جھوٹ بولنے والے افراد پر مشتمل ہو اندر ہی اندر گھن لگنا شروع ہو جاتا ہے اور آخر کار معاشرہ اتنا سست بنیاد اور کمزور ہو جاتا ہے کہ ایسی قوم قومی سطح پر بھی بے عزت دیا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری اقوام کی غلام بن جاتی ہے۔

بد اخلاقی خواہ انفرادی ہو یا قومی دونوں حالتوں میں تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ اور مختلف اقوام کے باہمی تعلقات خوشگوار ہونے کی بجائے باہم سخت بدظنیوں۔ دشمنیوں اور تلخیوں پر منتج ہوتی ہیں۔ اور جو فوائد دو ہمسایہ ملک ایک دوسرے سے اٹھا سکتے تھے۔ وہ بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح دونوں قومیں باہم تنازعات اور جھگڑوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں۔ الغرض اخلاق قومی کردار کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا انفرادی کردار کے لئے ضروری ہے۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ یو۔ این۔ او میں بعض اقوام کو جو ویٹو کی طاقت حاصل ہے۔ یہ اخلاقی لحاظ سے سراسر غلط ہے۔ یو۔ این او مختلف چھوٹی بڑی اقوام کی انجمن ہے۔ ظاہر ہے جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے اور اقوام کے درمیان عدل و انصاف کی ضرورت ہے۔ کسی قوم کا چھوٹا یا بڑا ہونا اس کے مساوی حقوق کو کم یا زیادہ نہیں کر سکتا۔ جس طرح ہر انسان کو خواہ وہ امیر ہو یا غریب جھوٹ بولنا ذلیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح جو اقوام بزعم خود بڑی ہونے کی وجہ سے چاہتی ہیں کہ ان کو دوسری اقوام پر فوقیت ہونی چاہیئے۔ وہ دراصل بین الاقوامی تعلقات میں خود رخنہ اندازی کرتی ہیں۔ اور دوسری اقوام کو بھی بداخلاقی سکھانے میں حصہ لیتی ہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چھوٹی اقوام ایسی قوم کی جا و بے جا طور پر خوشنودی حاصل کر لے جو کسی معاملہ میں ویٹو کر سکتی ہے۔ تو لازماً ایسی چھوٹی قوم بجائے اخلاق کے مطابق فیصلہ کرنے کے سراسر غلطی پر ہو کر بھی کامیاب ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس کو یہ اعتماد ہوتا ہے۔ کہ جب معاملہ سراسر اس کے خلاف طے ہونے لگے گا۔ تو اس کی دوست بڑی قوم جس کو ویٹو کی طاقت حاصل ہو ویٹو کر کے اس کو روک دیگی۔ یہ وہی بات ہے جیسے کہ کہتے ہیں

سیاں بھے کوتوال اب ڈر کاہے کا

یعنی جب فیصلہ کرنے والا حاکم ہی جانبدار ہو جائے تو انصاف کس طرح کر سکتا ہے۔ وہ تو ضرور اپنے دوست کی پاسداری کرے گا۔ خواہ اخلاقی لحاظ سے اس کا موقف کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔

یو۔ این۔ او اس لئے قائم کی گئی ہے۔ تا کہ بین الاقوامی تنازعات صلح و امن سے میدان جنگ کی بجائے میز پر طے ہو جائیں۔ لیکن جب میز کی یہ حالت ہو کہ وہاں انصاف کی امید نہ رہے تو ایسی انجمن خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتی ہے اور یقین ہے کہ آج ہے تو کل نہیں۔ اس کے برخلاف اقوام کی سب سے بڑی انجمن تو ایسی ہی ہونی چاہیئے کہ جس میں بجائے پاور پالیٹکس کے اخلاق کو معیار بنایا گیا ہو تا کہ ہر قوم جس کو کسی دوسری قوم نے طاقت کے بل بوتے پر نقصان پہنچایا ہے۔ خوشی سے یو۔ این۔ او میں اپنا معاملہ پیش کر سکے۔ اس امید سے کہ وہاں اس کے نقصانات کا تدارک ہو جائے گا۔

آج کل جو کچھ یو۔ این۔ او کی حالت ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ بڑی اقوام چاہتی ہیں۔ اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا نتیجہ لازماً یہی ہو سکتا ہے کہ یہ انجمن اپنی افادیت کھو دے۔ اور آخر کار ختم ہو جائے۔ لہٰذا موجودہ حالات ایسے ہیں کہ یو۔ این۔ او زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ بہت جلد اس کا انجام ہو جائے گا اور جس غرض کے لئے اس کو بنایا گیا تھا۔ جب وہی غرض اس نے پوری نہیں ہو سکتی تو اس کا وجود و عدم وجود یکساں ہے۔

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن "الفضل" کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر الفضل)

مومنانہ عقیدت اور شیفتگی کے بے مثال نظارے

واپسی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے ریلوے سٹیشنوں پر ملاقاتیں

(محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

سلسلہ احمدیہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا علمبردار ہے۔ احمدیت میں نظامِ خلافت، خلافتِ راشدہ کے نہج پر جاری ہے۔ خلفاء راشدین کی ایک علامت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی ہے "تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ" (مسلم) کہ تم کو ان سے محبت و الفت ہو گی اور وہ تم سے پیار و الفت کریں گے، گویا خلافتِ راشدہ جماعت کے اتحاد، رابطہ اور باہمی اجتماعیت کے لئے مرکزی نقطہ ہے۔ خلیفۂ وقت سے افرادِ جماعت کو دلی خلوص اور قلبی محبت ہوتی ہے اور خلیفۂ وقت جماعت کے افراد سے پیار اور الفت رکھتا ہے ان کے لئے اسی طرح پگھلتا ہے جس طرح شمع اپنے پروانوں کے لئے پگھلتی ہے۔ یہ الفت و پیار کا رابطہ دوطرفہ ہوتا ہے اور یہ خلافتِ راشدہ کی ایک عظیم علامت ہے کہ جماعتِ مومنین کو خلیفۂ وقت سے خاص محبت و پیار ہو۔ وہ دلی شوق سے اس کی اطاعت کریں اور خلیفۂ وقت کو اپنے مریدوں سے انتہائی الفت ہو اور وہ ہر لمحہ ان کی بہبودی کے لئے کوشاں رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے سفرِ یورپ نے جو آپ نے خالصاً لوجہ اللہ اختیار فرمایا مومنانہ جذباتِ محبت کے اظہار کا ایک موقعہ پیدا کر دیا۔ محبت کا فراق اور جدائی کے موقعہ پر زیادہ نمایاں رنگ میں ظاہر ہونا ایک طبعی امر ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ ۶۔ جولائی ۶۷ء کو سفر پر روانہ ہوئے۔ ربوہ میں جذبات کی جو کیفیت تھی۔ احباب کے دل تبلیغِ اسلام کے اہم مقصد کے پیشِ نظر خوشی سے لبریز تھے مگر ساتھ ہی اپنے پیارے امام کی جدائی کے احساس سے گھائل بھی ہو رہے تھے۔ آنکھیں نمناک تھیں اور چہروں پر افسردگی تھی مگر دینِ خدا کی اشاعت کے غالب جذبہ کے ماتحت کھِل رہے تھے۔

ع

لبلامت روی و باز آئی

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ فرض کی ادائیگی کو ضروری سمجھتے تھے اور اولو العزمی سے سفر پر روانہ ہو رہے تھے مگر احبابِ مرکز کی جدائی کے چرکے اور دل کے زخم چہرہ پر نمایاں تھے۔ بہرحال آپ یورپ کے لئے روانہ ہوئے اور ہر جگہ جماعتوں نے محبت اور خوشی سے استقبال کیا اور پھر روانگی کے وقت بہتے ہوئے آنسوؤں سے آپ کو الوداع کہا۔ یہ طویل داستان ہر جگہ کے احباب خود ہی بیان کر سکتے ہیں۔ ہم اہلِ ربوہ گن گن کر وہ دن گذار رہے تھے جو اس سفر کے لئے مقرر تھے۔ جب اطلاع آئی کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ ۲۰ ر اگست کو رختِ سفر باندھ کر یورپ سے واپس روانہ ہوں گے اور ۲۱ ر اگست کو پاکستان کی سرزمین کراچی میں نزول فرما ہوں گے تو ہر احمدی کا دل باغ باغ ہو گیا اور اب تو گھنٹوں کا شمار ہونے لگا۔ مجھے مجلسِ مرکزیہ انصار اللہ کے اس فیصلہ سے بے حد خوشی ہوئی کہ میں مجلس کی طرف سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ کا استقبال کرنے کے لئے صدر انجمن، تحریکِ جدید اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندوں کے ہمراہ کراچی جاؤں۔ ہمارا یہ وفد ۱۹ ر اگست کو ربوہ سے روانہ ہو کر ۲۰ ر اگست کو کراچی پہنچا۔ ۲۱ ر اگست کو محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی، مربیٔ سلسلہ مولانا عبد المالک خان صاحب اور احباب کراچی کے ہمراہ ہم ہوائی اڈہ پر تھے۔ بارش ہو رہی تھی۔ جملہ احباب ہمہ تن دعا بنے ہوئے تھے کہ ہمارے امام بخیر و عافیت ہوائی جہاز سے اتریں۔ بالآخر وہ مبارک ساعت آ گئی جب جہاز ہوائی اڈہ پر اُترا اور چند منٹوں کے بعد حضرت حافظ میرزا ناصر احمد ایدہ اللہ بنصرہ نہایت ہشاش بشاش ہمارے درمیان وسیع کمرہ میں تھے۔ احباب آگے بڑھ بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہتے تھے مگر منتظمین کا طے شدہ پروگرام تھا کہ اس جگہ محدودے چند دوستوں کے سوا کوئی مصافحہ نہ کر سکے گا۔ جونہی اس پروگرام کا ذکر محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ سے ہوا آپ نے اپنے دل پر نگاہ کر کے فوراً فرمایا کہ میں تو سب سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ پھر کیا تھا مصافحہ کا سلسلہ شروع ہو گیا دونوں طرف آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ اور لذتِ دید سے دل محظوظ ہو رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ہماری اداسی کو بھانپ کر خوش دلی کی۔ مثلاً خاکسار کو معانقہ کا شرف عطا کرتے ہوئے فرمایا آپ دُبلے کیوں ہو گئے ہیں ایک بزرگ سے فرمایا کہ آپ پیچھے تھے آگے آ گئے ہیں۔ سب سے بے تکلفی سے ملاقات ہوئی۔ پیار و محبت کا باغ مہک اٹھا اور سب کے دل باغ باغ ہو گئے۔ جو دوست ہوائی اڈہ کی اجازت نہ ہونے کے باعث کمرہ میں نہ آ سکے تھے۔ حضور نے ان میں سے بھی ایک ایک سے خود ان کے پاس پہنچ کر ملاقات فرمائی اور سب کی خوشی کو دوبالا کر دیا امراء اضلاع، بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب کو ملاقات کے علاوہ یورپ میں اسلام کے شاندار مستقبل کی خبروں سے محظوظ فرمایا۔ جلوس کی شکل میں کاروں میں حضور قیام گاہ پر پہنچے۔ اندر داخل ہونے سے پہلے پروگرام کے بارے میں ہدایات دیں اور یہ بھی فرمایا کہ گذشتہ رات میں ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سو سکا۔

۲۲ ر اگست کو بھی بارش تھی مگر وقفہ ملتا رہا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی قیام گاہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ احمدی احباب جو کراچی کے علاوہ دور دراز علاقوں سے آئے تھے۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے اور اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہے۔ مردوں کے علاوہ خواتین بھی اس میدان میں پیچھے نہ تھیں۔ پانچ بجے پریس کانفرنس کا وقت مقرر تھا۔ حضور ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ ایک بھرپور پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالات کے جوابات دئے اپنے سفر کے مقاصد بیان فرمائے۔ یہ سب گفتگو بھی محبت کے چھلکتے ہوئے پیالے کی شکل میں تھی۔ ہم تو خیر ماننے والے اور محب ہیں دوسرے لوگ بھی اتنے گرویدہ تھے کہ ان کے قول و فعل سے اس کا واضح اظہار ہو رہا تھا۔ دوسرے دن کے اخبارات میں مؤثر نوٹ شائع ہوئے۔ حضور نے مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد احمدیہ ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیرِ اہتمام جلسہ سے خطاب فرمایا۔ خطاب سے پہلے حضور نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا جن میں سے ایک مکرم اخویم نسیم سیفی صاحب کے فرزند کا نکاح تھا۔ جلسہ سے خطاب میں بھی حمد باری اور جماعت سے محبت کا بھرپور ذکر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایان احسانات کے ذکر میں یہ بھی فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ نہایت قابلِ قدر بلکہ بے نظیر جماعت ہے فرمایا کہ مجھ سے یورپ میں ایک جگہ ایک اخبار نویس نے پوچھا کہ جماعتِ احمدیہ میں آپ کا کیا مقام ہے؟ میں نے کہا کہ میں اور جماعتِ احمدیہ الگ الگ نہیں ہیں۔ میں جماعت ہوں اور جماعت مجھ میں ہے۔ میں تقریر کی رپورٹ نہیں لکھ رہا وہ تو دوسرے احباب لکھیں گے میں تو محبت کی چند باتیں قلمبند کر رہا ہوں۔ حضور نے پوری محبت سے جماعت کو اس کے بلند مقام کی طرف توجہ دلائی۔ یہ بیانِ محبت دراز تر ہو جاتا مگر ابھی کھانے کا پروگرام بھی تھا۔ ساڑھے دس بجے کے قریب حضور کی پیار بھری گفتگو ختم ہوئی۔ منتظمین کا فیصلہ تھا کہ اب مصافحہ سے حضور کو تکلیف ہو گی کوفت کافی ہو چکی ہے۔ یہ اعلان ہونے ہی والا تھا کہ ہزاروں سامعین جو ہوائی اڈہ پر نہ پہنچ سکے تھے۔ ان کی آنکھوں اور چہروں کو پڑھتے ہوئے میں نے حضور کی دیرینہ کرم نوازی کے باعث جسارت کر لی اور حضور سے عرض کیا کہ اگر ان دوستوں کو مصافحہ کا موقعہ نہ ملا تو ان کو صدمہ ہو گا۔ میرا عرض کرنا تھا کہ حضور نے فی الفور فرمایا کہ میں تو خود چاہتا ہوں خواہ ایک گھنٹہ لگ جائے۔ جھٹ انتظام کا رُخ بدل گیا اور مصافحے شروع ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ہر شخص سے اس بشاشت، خندہ پیشانی اور پدرانہ شفقت سے مصافحہ کیا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ شائد اسی شخص سے آپ نے ملنا ہے۔ دعاؤں کے علاوہ پیار سے زخمہائے فراق کا مداوا فرماتے رہے۔ ایک غیر از جماعت شخص نے اپنی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ دعا فرمائی اور جھٹ ایک رقم مقامی مربی کو دی کہ اس کے پیچھے جا کر خفیہ طور پر اسے دے آئیں رات کے بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے کہ ہم کھانے کے لئے میجر شمیم احمد صاحب کی کوٹھی پر تھے۔ کھانا تو کھایا ہی جاتا ہے مگر جس محبت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں وہ اور ہی رنگ ہے۔ اگلے روز ۲۳ ر اگست کو پھر صبح سے ملاقاتیں شروع ہو گئیں۔ ساڑھے چھ بجے شام کے قریب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کراچی ریلوے سٹیشن پر تھے۔ احبابِ جماعت کا ایک انبوہ کثیر حاضر تھا۔ بہت سے دوسرے دوست بھی موجود تھے۔ مصافحہ اور گفتگو کے بعد حضور نے سب حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گاڑی نعرہ ہائے تکبیر میں

سوئے ربوہ روانہ ہوئی۔ چھاؤنی کے سٹیشن پر بھی دوست شرف زیارت کے لئے حاضر تھے۔ اس کے بعد اہم مقام کوٹڑی اور حیدر آباد تھے۔ گاڑی کچھ لیٹ بھی تھی۔ اردگرد کے احباب کثیر تعداد میں حاضر تھے حضور نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ ہمیں دیکھ دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ حضور قریباً سب دوستوں کو جانتے ہیں مربی حیدر آباد مولانا غلام احمد صاحب فرخ کو بہت کم ضرورت پیش آئی کہ مصافحہ کرنے والے دوست کا تعارف کرائیں۔ ہاں یہ بات ناقابلِ فراموش ہے کہ جب حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ سے پلیٹ فارم پر قدم رکھتے کے ساتھ عرض کیا گیا کہ اخبار نویس بھی انٹرویو لینے کے لئے حاضر ہیں تو حضور نے فرمایا کہ جماعت مقدم ہے میں پہلے جماعت کے دوستوں سے مصافحہ کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر حضور نے آخر میں اخبار والوں کے جوابات بھی دئے اور وہ حضور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر بھی باتیں کرتے رہے۔ روہڑی میں صبح پانچ بجے گاڑی پہنچی وہاں پر محترم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت بہت سے دوستوں کے ساتھ ہمہ تن انتظار کھڑے تھے دوستوں کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار تھے۔ ایک بڑی تعداد سندھی احمدی مردوں اور خواتین کی ایسی تھی کہ جن کے متعلق مربیٔ سلسلہ مولوی محمد عمر صاحب بی۔اے نے بتایا کہ یہ ساری رات جاگتے رہے ہیں اور بڑا پانچ ناٹوں سے حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ہر چھوٹے بڑے، بچے بوڑھے سے نہایت پیار سے مصافحہ فرمایا۔ خواتین کو السلام علیکم کہا اور سب کے لئے دعا فرمائی۔ یوں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا لازمی نہیں۔ مومن کا دل ہر لمحہ آستانۂ الوہیت پر گداز ہوتا ہے۔ اس سفر میں حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اکثر جماعتوں کے لئے سٹیشنوں پر ہاتھ اٹھا کر بھی دعا فرمائی۔ حضور کی دعا کے بعد احباب کے چہروں پر مسرت و انبساط کی خاص لہر دوڑتی نظر آتی تھی۔ روہڑی اور اسکے بعد کے سٹیشنوں پر احمدی بہنیں بھی خاص تعداد میں اپنے امام ایدہ اللہ بنصرہٖ کو خوش آمدید کہنے اور دعا کی درخواست کرنے کے لئے حاضر تھیں۔ پردہ کی پوری رعایت کے ساتھ وہ حضور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں اور درخواستِ دعا کرتیں۔ ننھے بچوں کی بھی کافی تعداد ساتھ ہوتی تھی۔ یہ ایمان پرور عقیدت کا نظارہ پیش کرنا اہلِ ایمان کا ہی خاصہ ہے۔ رحیم یار خان اور خان پور کے سٹیشنوں پر بھی امراء اور مربیان سلسلہ کی قیادت میں احباب کا جم غفیر حاضر تھا اور سب کے چہروں سے بشاشت ٹپک ٹپک کر نمایاں ہو رہی تھی۔ رحیم یار خان کی جماعت نے حضور کے سارے قافلے کے لئے ناشتے کا انتظام کیا تھا۔ رات کے کھانے کا اہتمام احباب کراچی نے کر دیا تھا۔ بہاولپور، ڈیرہ نواب، لیاقت آباد ہر جگہ قرب و جوار کی جماعتیں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہٖ کی زیارت کے لئے جمع تھیں حضور ہر سٹیشن پر احباب کے ملنے کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لاتے اور جملہ احباب سے ملاقات فرماتے۔ سمہ سٹہ اور لودھراں میں بھی کثیر تعداد میں احباب جماعت موجود تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہر جگہ احمدی ہی احمدی ہیں۔ ریل کے دوسرے مسافر بھی ہر جگہ تعجب اور پیار کی نگاہوں سے حضور کو دیکھتے تھے اور احباب سے استفسار کرتے تھے۔ اخباری نمائندے بھی کئی مقامات پر آتے رہے۔ ملتان چھاؤنی پر امیر جماعت اور مربیٔ سلسلہ کی قیادت میں احباب بہت بڑی تعداد میں موجود تھے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے سب سے مصافحہ فرمایا اور احباب کی کثرت کے باعث حضور نے اخباری نمائندوں سے معذرت فرما دی البتہ ان کو سفر کے بارے میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری سے معلومات حاصل ہو گئیں۔ دوپہر کا کھانا جماعت ملتان نے پیش کیا۔ جزاھم اللہ خیراً۔ خانیوال میں بھی عشاق کا جم غفیر محوِ انتظار تھا۔ ہجوم کو قابو میں رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بعض جگہ نوجوان منتظمین غلطی کرتے اور احباب کو جو جوشِ محبت میں آگے بڑھتے تھے ہاتھ سے روکتے۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ اس اندازِ انتظام سے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کو بہت تکلیف ہوتی اور حضور اسے برداشت نہ کرسکتے کہ کسی احمدی کو ہاتھ کے زور سے روکا جائے۔ خانیوال کے سٹیشن پر حضور نے ایک منتظم کو اسی سلسلہ میں پُر زور منع فرمایا جس سے وہ مرجھا سا گیا۔ مگر جونہی سب سے مصافحہ ہو گیا حضور نے اس عزیز سے بھی پیار سے مصافحہ فرمایا اور اس کی شادمانی کا سامان کر دیا۔ عبد الحکیم، شورکوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ کے سٹیشنوں پر بھی احباب کی بڑی تعداد جو مردوں، عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی اپنے امام کو ایک نظر دیکھنے کے لئے چشم براہ تھی۔ حضور نے سب مردوں سے مصافحہ فرمایا۔ بچوں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرا اور خواتین کو السلام علیکم کہا اور سب کے لئے دعا فرمائی۔ کئی احباب سے ان کا حال خاص طور پر دریافت فرمایا۔ عام طور پر سٹیشنوں پر نعروں کی ممانعت تھی مگر لائل پور سٹیشن پر اتنے احباب جمع تھے کہ ریل کے ٹھہرنے کے وقت میں سارے احباب سے مصافحہ ممکن نہ تھا اس لئے منتظمین نے دوستوں کو مصافحے کے لئے بڑھنے سے روک رکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ریل کے دروازہ میں آنے پر احباب نے پرجوش نعروں سے حضور کا استقبال کیا اور کافی دیر تک اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان ہوتا رہا۔ احباب کے چہرے بتا رہے تھے کہ نظام کی پابندی اور وقت کی تنگی سے وہ مجبور ہیں۔ خلوص، عقیدت اور شیفتگی ان کے چہروں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی۔ جماعتوں کی نمائندگی میں صرف محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ احباب لائل پور نے قافلہ کے لئے چائے کا انتظام بھی فرمایا تھا۔ لائل پور میں احباب ربوہ کا ایک گروپ اور بعض لاہور وغیرہ کے احباب جماعت بھی موجود تھے۔ اب لمحہ بہ لمحہ ربوہ قریب آ رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کا تمتماتا ہوا چہرہ بتا رہا تھا کہ ربوہ پہنچنے کی آپ کو خاص خوشی ہو رہی ہے۔ چک جھمرہ، بہرج اور چنیوٹ کے سٹیشنوں پر احباب کو شرفِ زیارت حاصل ہوا۔

ہم جو حضور کے استقبال کے لئے کراچی گئے تھے ہم حضور کی ہی گاڑی کے ایک حصہ میں سفر کر رہے تھے مجلس خدام کے ہونہار ارکان جو کراچی سے لے کر باری باری دس دس کی تعداد میں آتے اور اپنا مقررہ فاصلہ شرفِ رفاقت اور فریضۂ حفاظت ادا کرنے کے بعد طے کر کے پلٹ جاتے تھے وہ بھی اسی گاڑی کے دوسرے حصہ میں تھے۔ حضور کی خاص نظرِ کرم کی ایک بات یہ ہے کہ حضور اپنے کمرہ سے متعدد مرتبہ ہمارے کمرہ میں رونق افروز ہوئے اور ایسی پُرکیف اور پُرلطف مجلس قائم ہوتی کہ ماند و شائد۔ لائل پور تک یہ سلسلہ قائم رہا اور حالاتِ سفر کی وہ صدہا پُرلطف باتوں سے ہم محظوظ ہوتے رہے۔ یہ سارا سفر عبادت، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کا سفر تھا۔ سب کے دل حضور کے کامران واپس آنے پر خدا کی حمد سے معمور تھے اور زبان پر بار بار آتا تھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ
ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ
اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ حَامِدُوْنَ
لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا ہی سفر پُرکیف اور ایمان افروز تھا۔ اور اس محبت کا آئینہ دار تھا جو امام کو اپنے احباب سے ہے اور اس عشق کا نمونہ تھا جو جماعت کو حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی کامل فتوحات کی گھڑی جلد لائے اور ہمارے پیارے امام اَیَّدَہُ اللّٰہُ بِنَصْرِہٖ وَحَرَسَہٗ بِعَیْنِہِ السَّاھِرَۃِ کو صحت و عافیت سے کامیابیوں سے ہمکنار کرتے ہوئے لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ کافی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے جلد از جلد صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

دین سے ماں جیسی محبّت کرو

وعدوں کے اعتبار سے تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ یکم نومبر ۶۷ء کو انشاء اللہ نئے سال کا اعلان ہو جائے گا لیکن ابھی بھی کچھ احباب ایسے ہیں جو سالِ رواں کا وعدہ پورا نہیں کرسکے۔ اگر اُن کے ایفاءِ عہد میں بھی ضروریات حائل ہو رہی ہیں تو انہیں اپنے محبوب امام رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ فرمایا:-

"جس طرح ایک ماں اپنے آپ کو فاقہ رکھتی ہے لیکن اپنے بچوں کو فاقہ نہیں آنے دیتی۔ اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو۔"

ظاہر ہے کہ جن مبلغینِ اسلام کو ہم نے اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کے لئے بھجوایا ہوا ہے وہ اس وقت ہمارے قریب تر عزیز و اقارب سے بھی زیادہ امداد کے مستحق ہیں۔ اگر ہم ایفائے عہد کا نمونہ نہیں دکھائیں گے تو اشاعتِ اسلام کے مقدس کام کو جاری رکھنے میں ہمارے مبشرینِ اسلام کو گوناگوں تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پس اس وقت حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق واقعی دین سے ماں جیسی محبت کا ثبوت عمل سے دینے کی ضرورت ہے۔ ۳۱ر اکتوبر سے پہلے پہلے جس طرح بھی ہوسکے ادائیگی کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے امام جماعت احمدیہ کا سفرِ یورپ

آپ کا پیغام ہر جگہ بڑی دلچسپی اور سنجیدگی کیساتھ سنا گیا

منقول از روزنامہ قاصد کوئٹہ ۱۲؍اگست ۱۹۶۷ء

جماعت احمدیہ کے امام حافظ ناصر احمد صاحب نے جو ان دنوں یورپ اور سکنڈے نیویا کے دورے پر گئے ہوئے ہیں ۲۱ جولائی کو ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں پہلی مسجد کا افتتاح کیا یہ مسجد احمدی خواتین کی انجمن لجنہ اماء اللہ کے چندے سے تقریباً ۲ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے۔ اور اس مسجد کا نام .... مسجد نصرت جہاں رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے ڈنمارک کے دانشوروں پروفیسروں سرکاری عہدیداروں اور سفارتی نمائندوں پر مشتمل اجتماع میں فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور انسانیت کی بقا اسی میں ہے کہ وہ اس عظیم مذہب کو جس قدر جلد ہو اپنا لے۔ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جولائی کے پہلے ہفتے میں یورپ کے دورے پر روانہ ہوئے تھے تاکہ وہ یورپ کے لوگوں کو اسلام کا پیغام دے سکیں۔ امام جماعت احمدیہ زیورک ہیگ فرانکفورٹ ہیمبرگ اور کوپن ہیگن کا دورہ مکمل کرنے کے بعد لندن اور سکاٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں۔

ان مقامات پر قیام کے دوران انہیں مختلف جلسوں سے خطاب کرنے کا موقع ملا جن میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عالمِ انسانیت کو اب تباہی سے بچانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ وہ یہ کہ اس خطۂ سرزمین پر بسنے والے خدا پر مکمل ایمان لے آئیں۔

ڈنمارک سوئیٹزرلینڈ ہالینڈ اور مغربی جرمنی اور انگلینڈ کے دورے میں امام جماعت احمدیہ نے پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے ذریعہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جسے ہر جگہ بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے سنا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲؍اکتوبر ۱۹۶۷ء

ضروری ہدایات

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے اور تمام قائدین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خود بھی ضرور اجتماع میں شریک ہوں اور مجلس عاملہ کے علاوہ دیگر خدام کو بھی کثرت سے شامل ہونے کی تحریک کریں

۲۔ اجتماع کھلے میدان میں ہوگا۔ جہاں خدام اپنی سہ روزہ رہائش کے لئے خود خیمے بنائیں گے

۳۔ قائدین اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے پہلے سے حزب بنالیں گے۔ ایک حزب میں زیادہ سے زیادہ دس خدام شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر حزب کا علیحدہ خیمہ ہوگا۔

۴۔ ہر حزب کے اراکین اپنا خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں گے۔
رسی (حسب ضرورت) دو دو تہبند یا چادر کھیس۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں

۵۔ مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو مقام اجتماع کے گیٹ پر ملے گا۔ لیکن اس سے قبل ضروری ہے کہ ہر شامل ہونے والا خادم اجتماع کا داخلہ فارم پُر کرے۔ ہر مجلس اپنی شامل ہونے والے خدام کی متوقع تعداد کے مطابق مرکز سے داخلہ فارم منگوا لے۔ اور فارم پُر کروانے کے بعد مرکز میں بھجوا دے تاکہ خدام کے ٹکٹ پہلے ہی بنا کر رکھ لئے جائیں۔

۶۔ ہر خادم کے پاس مندرجہ ذیل سامان کا ہونا ضروری ہے۔
تھیلہ۔ چنے بھنے ہوئے جن کے ساتھ اگر گڑ کے ٹکڑے بھی شامل کر لئے جائیں تو ایک مکمل غذا بن جاتی ہے (ناشتہ کے لئے) پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ سوئی۔ دھاگہ۔ چاقو۔ پنسل۔ کاغذ۔ موٹی چھڑی۔ پٹی ۴ انچ چوڑی اور دو گز لمبی۔ ٹارچ یا لالٹین (ہر حزب میں ایک لنگر سے حزب کا کھانا لانے کے لئے) قائدین ابھی سے خدام کو یہ اشیا مکمل کرنے کی ہدایت شروع کر دیں۔

۷۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ستمبر ۱۹۶۷ء ہے۔

۸۔ شوریٰ کے لئے ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین یا ہر بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ مگر مذکورہ تعداد میں شامل ہوگا۔ نمائندگان کا انتخاب مقامی مجلس عاملہ کرے گی۔

۹۔ علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے مستظم علمی مقابلہ جات اور مستظم ورزشی مقابلہ جات کی ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

۱۰۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انہی تاریخوں پر منعقد ہوگا۔ اس کے لئے مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ کی ہدایات کو مدنظر رکھا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء میں یہ سفارش پیش کی گئی تھی کہ سائنس بلاک جامعہ نصرت کا نصف خرچ یعنی پچھتر ہزار روپے اگر لجنہ اماء اللہ جمع کرے تو سائنس کلاسز کھول دی جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کو منظور فرما لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد میں نے جماعت کی صاحب استطاعت خواتین سے درخواست کی تھی کہ وہ اس میں حصہ لیں یہ رقم اتنی تھوڑی تھی کہ اگر اس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے بہنیں اس میں حصہ لیتیں تو چند ماہ میں ان کے لئے ۷۵۰۰۰ کی رقم جمع کرنی مشکل نہ تھی میرے گذشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس سلسلہ میں وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی	۳۵ —— ..	وصول
شمیم سلطانہ بوسیرالیوال	۴۰ —— ..	وعدہ
لجنہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ	۲۶ —— ..	"
لجنہ اماء اللہ کسمو مشرقی افریقہ	۲۰۰ —— ..	وصول
محمودہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد تقی صاحب مرحوم	۱۰۰ —— ..	وعدہ
سرور مجیدہ صاحبہ ساہیوال	۵۰ —— ..	"
بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال	۱۰۰ —— ..	"
لجنہ نوشہرہ ککے زئیاں	۲ —— ..	وصول
ممبرات لجنہ اماء اللہ ساہیوال	۳۵۴ —— ..	وصول ۲۴۴.۵۰

گویا گذشتہ نوٹ کے بعد ایک ہزار گیارہ روپے کے وعدہ جات اور دو سو تریسٹھ روپے ۵۰ پیسے کی وصولی ہوئی۔

اس سلسلہ میں کل وعدہ جات اب تک چھ ہزار پینتیس روپے پچاس پیسے کے اور کل وصولی ایک ہزار نو سو انچاس روپے ہوئی ہے۔

اس وقت اتنی کم خواتین کی طرف سے اس سلسلہ میں وعدہ جات وصول ہوئے ہیں جو نہ ہونے کے برابر ہیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ صاحب استطاعت احمدی خواتین سائنس کی اعلیٰ تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لیتے ہوئے اپنا وعدہ اور چندہ بھجوائیں گی تا ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں آئندہ احمدی بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہو سکے۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ)

تصحیح: الفضل مورخہ ۵؍اگست میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے حالات کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے اس میں کتابت کی غلطیاں ہوگئی ہیں احباب تصحیح فرمالیں۔ (۱) صفحہ ۵ کے کالم ۲ کے ابتدائی حصہ میں حضور کے زیورک سے انٹرلاکن اور برن تشریف لے جانے کا ذکر ہے سہو کتابت سے برن کی جگہ برلن شائع ہو گیا ہے (۲) حضور نے بعد کوپن ہیگن کا افتتاح سوا ایک بجے بعد دوپہر فرمایا تھا مگر صفحہ ۲ کے دوسرے کالم میں غلطی سے ۹½ شائع ہوگیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

قابل تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

مندرجہ ذیل مجالس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے چندہ جات خدام الاحمدیہ ۶۷-۱۹۶۶ء بجٹ کے مطابق سال کے اختتام سے تین ماہ قبل (۳۱ جولائی ۱۹۶۷ء تک) سو فیصدی ادا کر کے دوسری مجالس کے لئے نیک نمونہ قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اب دیگر مجالس کو بھی ان مجالس کی تقلید کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس نمونہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۵ ستمبر تک سو فی صدی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔

نام مجلس	ضلع	نام مجلس	ضلع	نام مجلس	ضلع
۱۔ دسوال	گجرات	۷۔ گوٹھ محمد اسمٰعیل	نواب شاہ	۱۳۔ دادھن	دادو
۲۔ چک ۳۴ جنوبی	سرگودھا	۸۔ خان پور	رحیم یار خان	۱۴۔ 291/E.B	ملتان
۳۔ ۳۵ جنوبی	"	۹۔ چک 65/P	"	۱۵۔ گوٹھ علی محمد	خیرپور
۴۔ چک ۹۸ رتن	لائلپور	۱۰۔ بستی کٹیانوالی	"	۱۶۔ باندھی	نواب شاہ
۵۔ چک ۱۳۴ کمتھووالی	"	۱۱۔ ملتان		۱۷۔ قمرآباد	"
۶۔ بستی بابا جھنڈے خان	رحیم یار خان	۱۲۔ لودھراں	ملتان	۱۸۔ گوٹھ بوٹے خان	"
				۱۹۔ کریم نگر فادم	میرپور خاص

نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی تو اس سے زیادہ فریب خوردہ، اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیرالمومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اسلام کے لئے حاضر ہے"

موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں وقف کریں تا اُن کا انٹرویو لے کر جن کو مناسب سمجھا جائے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے داخل کر دیا جائے۔ اس غرض کے لئے بنیادی تعلیم کم از کم میٹرک ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ہمارے جو نوجوان میٹرک یا ایف اے یا ایف۔ ایس۔ سی پاس کر چکے ہیں اور جن کا رجحان فنی تعلیم کی طرف ہے۔ اگر وہ اپنے مستقبل کو روشن بنانے کے لئے یہاں دو سالہ ڈیزائنگ سپروائزری (سرٹیفکیٹ کورس) ۲½ سالہ ڈیزائن ڈرافٹرز (ڈپلوما کورس) کرنے کے خواہشمند ہوں تو وہ اپنے انٹرویو اور داخلے کے وقت ہم سے فوراً ملیں تاکہ کسی بھی قسم کی دقت پیش نہ آئے اور ہم ان کی ہر ممکن مدد کر سکیں

(عبدالحکیم فاروقی و عبدالرشید احمدی 73/H انبڈٹی کالونی ملتان روڈ لاہور)

ٹریکٹ "مخلوط تعلیم"

احباب جماعت اور مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مخلوط تعلیم کے متعلق ایک مفصل ٹریکٹ شائع کروا کر امراء پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر کسی جماعت کو یہ ٹریکٹ نہ ملے تو وہ براہ کرم اپنے ضلعوار امیر سے اسے حاصل کرے۔ اور اگر وہاں سے بھی دستیاب نہ ہو تو مرکز کو اسبارے میں لکھا جاوے۔ عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں یہ ٹریکٹ ہر جماعت کے پاس ہونا ضروری ہے۔

(ناظر تعلیم)

علاماتِ مہدیؑ میں سے ایک نمایاں علامت

وہ سب شہروں میں مساجد بنائیں گے

نواب صدیق حسن خان صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی علامتوں کے متعلق اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے:۔

"سارے آفاق میں مہدی علیہ السلام داخل ہوں گے۔ جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے وہ سب شہروں میں مساجد بنائیں گے"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے ایک وسیع پروگرام کے ماتحت اکناف عالم میں تعمیر مساجد کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ساڑھے تین سو سے زائد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد میں حصہ لیتے ہیں۔ تمام مخلص احمدی مردوں عورتوں اور بچوں کا فرض ہے کہ وہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ اس ضمن میں تعمیر مساجد کی سکیم بیان فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر احمدی کے پیش نظر رہنا چاہئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

گمشدگی رسید بک

مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک ۱۲۶۳۴ مستعملہ (تا نمبر ۳) گم ہو چکی ہے۔ کافی کوشش کے باوجود یہ رسید بک نہیں مل سکی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔ بلکہ اگر کسی جماعت کو یہ رسید بک ملے تو وہ نظارت بیت المال کو بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اطلاع

نصرت انڈسٹریل سکول موسمی تعطیلات کے بعد ۲ ستمبر ۱۹۶۷ء کو کھل رہا ہے۔ تمام طالبات ٹھیک سات بجے سکول پہنچ جائیں۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام دفتر دوم کی کمی کس طرح پوری کریں

جیسا کہ متعدد مرتبہ الفضل اور دیگر ذرائع سے یہ امر ظاہر کیا جا چکا ہے کہ دفتر دوم کے مجاہدین جس میں زیادہ تر خدام ہیں نے اس دفتر کا پوری طرح حق ادا نہیں کیا۔ اس حق کو ادا کرنے کے لئے انہیں اپنے وعدہ جات تحریک جدید میں غیر معمولی اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ نمونہ کے طور پر مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے سیکرٹری تحریک جدید محمد الدین صاحب ہاشمی مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم بشیر احمد صاحب وائیں نے ہفتہ تحریک جدید کے دوران ہمارے ایک انسپکٹر تحریک جدید کا خطبہ سننے کے بعد اپنے ۱۱/- روپے کے وعدہ پر یکصد روپیہ اضافہ کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اگر ہمارے خدام بھائی اپنے وعدوں میں اس طرح مخلصانہ اضافہ پیش کریں تو ان شاء اللہ دفتر دوم کی کمی بہت جلد پوری ہو جائے گی

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریہ احباب و درخواست دعا: "میرے والد صاحب مرحوم مکرم میاں دین محمد صاحب آف باٹھانوالہ برادر ستہ بدو ملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ) جو کہ ۱۱ جولائی ۱۹۶۷ء کو وفات پا گئے تھے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ○ کی وفات پر جن احباب نے بذریعہ خطوط اور ذاتی طور پر گھر آ کر اظہار تعزیت فرمایا ہے میں ان کا بذریعہ اعلان ہذا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

عبدالمالک

(معاون معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور)

مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام سلسلہ کے استحکام کے لئے جماعت احمدیہ کا ہر فرد و بشر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے پیش پیش رہتا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مسئلہ زکوٰۃ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ہر مسلمان کو باخبر ہونا چاہیئے۔ مگر ہمارا یہ تاثر ہے کہ جماعت احمدیہ کے کئی احباب ابھی تک اس مسئلہ سے کما حقہٗ واقفیت نہیں رکھتے اور اگر رکھتے ہیں تو اس کی اہمیت پر غور کرنے کا ان کو موقع نہیں ملا۔

گزشتہ مجلس مشاورت پر فیصلہ ہوا تھا کہ امراء و صدر صاحبان جماعت صاحب نصاب احباب پر اس مسئلہ کی اہمیت واضح کریں۔ اور ان کو ادائیگی زکوٰۃ کی ترغیب و تحریص دلائیں۔"

پس خاکسار التماس کرتا ہے کہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنا اپنا ذمہ داری ادا کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مسجد کے لئے زیورات کی پیش کش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین۔

۲۲۰ ۔ محترمہ والدہ صاحبہ فضل الرحمٰن صاحب منیجر جوں شوگر مز سرائے نورنگ ۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد

۲۲۱ ۔ محترمہ کرم بی بی صاحبہ آف گھٹیالیاں بدرچہ شیخ مبارک احمد صاحب بکلہ فضل عمر فاؤنڈیشن سبزہ چوڑیاں القرئی دو

۲۲۲ ۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ظفر احمد دار الصدر ربوہ ۔ جھمکے طلائی ایک جوڑی ۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

طلباء جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں!

جامعہ احمدیہ کے طلباء کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ ۱۶ ستمبر کو کھل رہا ہے اور اس وقت جامعہ کھلتے ہی تمام طلباء کا حسب دستور ترجمہ قرآن صرف اور نحو کا امتحان ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

پاکستان میں تعلیمی ترقی کے ۲۰ بیس سال

ثانوی۔ اعلیٰ اور فنی تعلیمات میں مؤثر ترقی

(از عبد الحق قریشی)

ہر قوم بعینہ افراد کی طرح ذہنی و عقلی مقام رکھتی ہے۔ یہ مقام خواندگی اور تعلیم کی وسعت کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے۔ چونکہ ایک قوم کے ہر فرد کی ذہنی استعداد ایک جیسی نہیں ہوتی اس لئے ان افراد میں تعلیم کا مقام بھی مختلف ہوتا ہے۔

۱۹۶۵ء کے پانچ سال کے عرصہ (پہلا منصوبہ) کے دوران ۳۰ کروڑ روپے لگائے گئے۔ ۱۹۶۵-۷۰ء (دوسرے منصوبہ) کے دوران ۲۳۷ کروڑ روپے ہے جو کس گنا زیادہ ہے۔ اس خوشکن نتیجے کو دیکھ کر ۱۹۶۵ء کے مقابلے میں ۱۹۶۶ء میں تعلیمی اداروں میں ۴۰ لاکھ زائد بچوں کو تعلیمی اداروں میں داخل ملا۔

پرائمری تعلیم۔ توقع کی جاتی ہے کہ کسی ملک کی پوری آبادی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور جو ترقی پسند ملک کو ابتدائی تعلیم کا حق حاصل ہے اس سے عام شہری بنیادی علوم حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کی بدولت روز مرہ زندگی میں خوش اسلوبی سے کام انجام دے سکتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم انہیں ایک مستحکم بنیادی ذہنی روشنی حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے اس لئے یہ تمام قوموں کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ پاکستان میں ابتدائی تعلیم پانے والے بچوں کی تعداد ۲۷ لاکھ ستر ہزار تھی جو ۱۹۶۰ء میں بڑھ کر ۹۲ لاکھ ہو گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آزادی کے بعد تیرہ برسوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد میں ہر سال ۵ لاکھ کا اضافہ ہوتا رہا۔ ۱۹۵۵ء میں ان بچوں کی تعداد ۷۰ لاکھ تھی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۶ء تک کے چھ سال میں تین لاکھ مزید بچوں کو ہر سال تعلیم کی سہولت میسر ہوتی رہی۔ ترقی کی موجودہ رفتار سے اندازہ ہوتا ہے کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے آخر میں ابتدائی تعلیم پانے والے بچوں کی ۷۰ فیصد تعداد تعلیم پا چکے گی۔ اس سے نہایت شاندار محسوس ترقی ظاہر ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ابتدائی تعلیم کی سہولتوں کا دارومدار نئے سکولوں کی تعمیر اور بڑی تعداد میں استادوں کی [illegible] پر ہے۔ ۱۹۶۰-۶۶ء کی مدت میں ہر سال تقریباً ۲۷۰۰ پرائمری سکولوں کا اضافہ ہوتا رہا ہے سکولوں کی موجودہ رفتار ۴ ہزار سالانہ ہے۔ ہر سال چار لاکھ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مزید گنجائش پیدا کی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۰-۶۶ء کے دوران تقریباً ۹ ہزار سکول ٹیچروں کا اضافہ ہر سال ہوتا رہا ہے مزید ٹیچروں کی تعداد میں اضافے کی موجودہ سالانہ شرح بڑھ کر تیرہ ہزار ہو گئی ہے۔

ثانوی تعلیم کا درجہ۔

ثانوی سطح پر بھی تعداد اور معیار کے لحاظ سے اس میں مزید ترقی ہوئی ہے اس درجے پر نصاب پر بھی زبردست نظرثانی کی گئی ہے اور سائنس اور ریاضی لازمی مضامین قرار دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں تعلیم میں تنوع پیدا کر دیا گیا ہے۔ اور اختیاری مضامین اب زیادہ ہیں ۱۹۵۷-۵۸ء سے کر اب تک ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نئے ثانوی سکول قائم کئے گئے ہیں اور تعمیرات کا پروگرام بھی تیز کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہر سال چار سو سے زیادہ سکول تعمیر ہو جائیں۔ یہاں بھی سکولوں کے سائز میں کچھ فرق ہے اور اس کی علامت طلباء کی تعداد ہے۔ اور آٹھ لاکھ مزید بچے ثانوی سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہر سال بچوں کی تعداد میں ۲ لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ ثانوی سکولوں کے ٹیچروں کی تعداد میں تقریباً ۲ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اب ان کی کل تعداد ۶۰ ہزار ہے اور چھ ہزار سالانہ کی شرح سے اس تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے ثانوی سطح پر اعلیٰ معیار کی تعلیم مہیا کرنے کے سلسلے میں دوسرا قدم بہت سے ماڈل اداروں کا قیام ہے جنہیں تعلیمی ہائی سکول کہتے ہیں اس پروگرام کا آغاز کرنے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ دونوں صوبوں میں اس قسم کے بہت سے نئے ادارے قائم کرنے کے لئے اسکیمیں شروع کی گئی ہیں ان اداروں میں درس کے معیار اور شخصیت و کردار کی تعمیر پر زور دیا جائے گا۔

حال ہی میں دوسری اہم اور حوصلہ افزا ترقی لڑکیوں کی تعلیم کے شعبے میں ہوئی ہے۔ لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لئے سہولتوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے وہ لڑکوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ ۵۷-۱۹۵۶ء میں سے اب تک لڑکیوں کے لئے ساڑھے تین ہزار پرائمری اور ۴۰۰ سکنڈری سکول کھولے گئے ہیں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا جبکہ پرائمری سکولوں میں ۶ ہوگا چار لاکھ لڑکیوں اور سکنڈری سکولوں میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار لڑکیوں کا اضافہ ہوا۔

اعلیٰ تعلیم:۔

کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر بھی تعلیم کی توسیع کے لحاظ سے کم نہیں ہوئی۔ کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر بھی سہولتوں اور تعلیمی پروگراموں میں تیزی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے اور اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ معیار کے سائنس کالج خصوصی مضامین میں اعلیٰ تعلیم کے مراکز قائم کئے جائیں تاکہ خصوصی تعلیم کے مراکز جو دنیا کے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں آ سکیں۔ مندرجہ ذیل کے لئے یونیورسٹیوں کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ خصوصی مضامین میں مہارت کے لئے خصوصی منصوبے اساتذہ طلباء کے مراکز کا قیام۔ رہنمائی اور مشورے کا ادارہ اور ہدایات کے نئے پروگرام کا آغاز۔ مزید برآں نئے کیمپس تیزی سے قائم کئے جا رہے ہیں۔ دوسرے منصوبے کی مدت میں چار نئی یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں جن میں سے دو انجینئرنگ کی اور دو زراعت کی۔ اس طرح پاکستان میں یونیورسٹیوں کی کل تعداد ۱۰ ہو گئی ہے۔

(باقی)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ

جامعہ نصرت کا انٹرمیڈیٹ امتحان کا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار رہا۔ امسال ۵۹ طالبات انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں ان میں سے ۵۴ طالبات کامیاب ہوئیں ۳ کی انگریزی میں کمپارٹمنٹ ہے نتیجہ ۹۶٫۵ فی صد رہا۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت)

نمبر شمار	رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	۲۶۶۶۹	قدسیہ تسنیم	۴۵۱
۲	۲۶۶۷۰	خالدہ شاہین	۴۶۰
۳	۲۶۶۷۱	انیسہ بیگم	۴۶۹
۴	۲۶۶۷۲	امۃ النصیر	۵۳۱
۵	۲۶۶۷۳	حمیدہ راشدہ	۴۷۷
۶	۲۶۶۷۵	منصورہ	۶۳۰
۷	۲۶۶۷۷	امۃ المصور	۴۸۶
۸	۲۶۶۷۸	سفینہ	۴۶۶
۹	۲۶۶۷۹	طاہرہ مسرت	۴۹۰
۱۰	۲۶۶۸۰	سیدہ ناصرہ طلعت	۵۸۰
۱۱	۲۶۶۸۱	فرخندہ فرزانہ	۴۹۹
۱۲	۲۶۶۸۳	امۃ النصیر ملک	۴۹۶
۱۳	۲۶۶۸۴	ہدیہ ندرت	۴۰۵
۱۴	۲۶۶۸۵	رقیہ نجمی	۴۲۷
۱۵	۲۶۶۸۶	صفیہ بشریٰ	۴۶۶
۱۶	۲۶۶۸۷	امۃ الرشید	۴۸۲
۱۷	۲۶۶۸۸	صفیہ میرٹھ	۴۹۶
۱۸	۲۶۶۸۹	امۃ اللہ قمر	۵۶۳
۱۹	۲۶۶۹۰	رضیہ سلطانہ	۵۸۲
۲۰	۲۶۶۹۱	بشریٰ طاہرہ	۳۹۴
۲۱	۲۶۶۹۲	امۃ الحیٔ	۴۵۶
۲۲	۲۶۶۹۳	رقیہ بیگم	۴۱۹
۲۳	۲۶۶۹۴	رابعہ زاہدہ	۵۹۶
۲۴	۲۶۶۹۵	امۃ الحفیظ	۴۸۹
۲۵	۲۶۶۹۶	افتخار بیگم	۴۱۹
۲۶	۲۶۶۹۷	ناصرہ صدیقہ	۴۶۸
۲۷	۲۶۶۹۸	شاہدہ پروین	۴۸۳
۲۸	۲۶۶۹۹	قیصرہ نسرین	۵۹۴
۲۹	۲۶۷۰۳	فوزیہ شکیلہ	۵۶۱
۳۰	۲۶۷۰۴	بشریٰ تنویر	۴۸۱
۳۱	۲۶۷۰۵	امۃ الرشید حمید	۵۴۴
۳۲	۲۶۷۰۶	مقصودہ حمیرہ	۵۰۵
۳۳	۲۶۷۰۷	مومنہ فرحت	۴۳۶
۳۴	۲۶۷۰۸	نعیمہ بشریٰ	۵۲۹
۳۵	۲۶۷۱۰	عطیہ	۶۰۷
۳۶	۲۶۷۱۱	عارفہ انجم	۵۷۶
۳۷	۲۶۷۱۳	بشریٰ سیفی	۶۱۷
۳۸	۲۶۷۱۷	تنویرہ کوثر	۵۱۵
۳۹	۲۶۷۱۹	زاہدہ خانم	۵۶۴
۴۰	۲۶۷۲۰	کشور سلطانہ	۵۶۸
۴۱	۲۶۷۲۱	ناصرہ طلعت	۴۹۰
۴۲	۲۶۷۲۲	سعادت مند بیگم	۵۷۴
۴۳	۲۶۷۲۳	عذرا پروین	۴۹۷
۴۴	۲۶۷۲۴	نصرت سلطانہ	۵۶۲
۴۵	۲۶۶۲۵	نعیمہ ناہید	۴۲۹
۴۶	۲۶۶۲۶	رشیدہ بیگم	۴۵۴
۴۷	۲۶۷۲۷	بشریٰ نعیمہ	۴۹۲
۴۸	۲۶۷۲۹	امۃ الجمیل	۴۹۲
۴۹	۲۶۷۳۰	بشریٰ باجوہ	۴۶۴
۵۰	۲۶۷۳۱	نادرہ بیگم	۳۹۶
۵۱	۲۶۷۳۳	محمودہ ایاز	۵۱۸
۵۲	۲۶۷۳۴	طیبہ حئی	۴۶۴
۵۳	۲۶۷۳۵	خالدہ مرزا	۴۵۲
۵۴	۲۶۷۰۰	امۃ المنان ریحانہ	۴۰۸

کمپارٹمنٹ انگریزی

نمبر شمار	رول نمبر	نام
۱	۲۶۶۷۶	شاہدہ بیگم
۲	۲۶۷۲۸	امینہ بیگم
۳	۲۶۷۳۲	بشریٰ ثمینہ

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

۱۔ تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایر (میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس) کا داخلہ ۲ ستمبر سے ۷ ستمبر تک پانچ یوم کے لئے جاری رہیگا اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ کی گنجائش ہوگی، سائنس کے مضامین کے لئے کم از کم پچاس فی صد نمبر ہونے ضروری ہیں۔

۲۔ تھرڈ ایر کا داخلہ ۵ ستمبر سے شروع ہوگا جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا۔ اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کی گنجائش ہوگی۔

مستحق طلبار کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے وقت پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس اور فوٹو دو عدد پیش کرنے نیز والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم اے (کینٹب)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

اجتماع انصار اللہ ضلع خیرپور

مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۶۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۷ء بمقام گوٹھ غلام محمد منعقد ہو رہا ہے۔ علماء کرام کی نصائح سننے کے علاوہ اجتماعی دعاؤں کا بھی موقعہ میسر آئے گا تمام مجالس کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ مورخہ ۱۳ ستمبر کو دفتر وکالت دیوان ربوہ میں لیا جائے گا۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کے لئے وقف کر چکے ہیں یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور تاریخ مقررہ پر انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری بھانجی امۃ الرشید بیگم اہلیہ مستری محمد دین صاحب درویش قادیان عرصہ ۲ ماہ سے ٹانگوں کے شدید درد میں مبتلا ہے۔ بیماری کا زور آج کل زیادہ ہے۔

صحابہ کرام۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(عائشہ بیگم ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالسلام مبشر ایم اے۔
لیکچرار آنیمر۔ جھنگ

۳۔ خاکسار کا اے ایم آئی ای کا امتحان ۴ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل طاہر۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کو ان دنوں کاروباری مشکلات درپیش ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد بشیر۔ بشیر میڈیکل ہال کوٹلی آزاد کشمیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴